بیوی سے پیاری باتیں کرنا اور اس کے لیے اپنے حلیے کو سنوارنا

فضیلۃ الشیخ ابی عبدالمعز محمد علی فرکوس حفظہ اللہ

(استاذ کلیۃ العلوم الاسلامیۃ، جامعہ الجزائر)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: المُعِينُ في بَيَانِ حُقُوقِ الزَّوْجَيْن۔

پیشکش: میراث الانبیاء ڈاٹ نیٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیوی سے پیاری باتیں کرنا اور اس کے لیے اپنا حلیہ سنوارنے کا خیال رکھنا۔ کیونکہ اسے بھی اپنے شوہر میں وہ بات پسند ہوتی ہے جو شوہر کو اپنی بیوی میں پسند ہوتی ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج یعنی امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے ساتھ حال ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں سے یہ بھی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر والیوں کے ساتھ خوبصورت معاشرت اپناتے، اور ہمیشہ خوش مزاج رہتے، اپنی اہلیہ کے ساتھ کھیلتے اور ان پر نرمی وشفقت فرماتے، دل کھول کر ان پر خرچ کرتے، اور اپنے عورتوں کو ہنساتے، یہاں تک کہ آپ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ تک لگاتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے محبت کے اظہار کا طریقہ تھا“[1]۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنی بیوی کو اپنے قول یا فعل سے تکلیف دینا، یا کثرت سے منہ بسورے رکھنا اور ملتے وقت تیوری چڑھائے رکھنا، اور اس سے منہ پھیر کے دوسروں میں لگے رہنا حسن معاشرت کے خلاف ہے۔ امام القرطبی رحمہ اللہ اس آیت کے معنی میں فرماتے ہیں کہ:

﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء: 19)

(اور ان کے ساتھ بہترین طریقے سے گزر بسر کرو)

”یعنی جو اللہ تعالی نے حسن معاشرت کا حکم دیا ہے ۔۔۔اور وہ اس طرح سے اس کا حق ادا کرنا ہے کہ مہر ہو یا نان نفقہ وہ دیا

---

[1] «تفسير ابن كثير» (١/ ٤٦٦).

https://followingthesunnah.wordpress.com/

جائے، اور بلا قصور اس کے سامنے پیشانی پر بل لا کر برا سا منہ نہ بنایا جائے، خوش گفتاری اپنائے ترش روی اور سنگدلی اور کسی دوسری کی طرف میلان کو ظاہر نہ کرے۔۔۔پس اللہ تعالی نے عورتوں کے ساتھ حسن صحبت کا حکم دیا ہے جب ان سے عقد نکاح ہو جائے تاکہ ان کے مابین الفت و موافقت قائم رہے اور ان کا ساتھ اپنے کمال کے ساتھ قائم و دائم رہے، کیونکہ یہ بلاشبہ نفس کے اطمینان اور زندگی کے لیے سکون کا ذریعہ ہے"[2]۔

اور حسن معاشرت کے خلاف یہ بات بھی ہے کہ انسان اپنے حلیے اور بننے سنورنے کا خیال نہ رکھے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أَتَزَيَّنَ لِلْمَرْأَةِ كَمَا أُحِبُّ أَنْ تَزَّيَّنَ لِي؛ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرة: 228)"[3]

(بے شک میں پسند کرتا ہوں کہ اپنی عورت کے لیے زینت اختیار کروں جیسے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ میرے لیے بنے سنورے، کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: "اور معروف کے مطابق ان عورتوں کے لیے اسی طرح حق ہے جیسے ان کے اوپر حق ہے")۔

"چنانچہ مردوں کی زینت ان کے احوال اور عمر کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے کہ وہ اس بارے میں اپنی لیاقت و فن کو استعمال کریں تو ایسا لباس پہنیں جو ان کے مناسب حال ہو، منہ صاف رکھیں اور دانتوں کے بیچ جو کھانے کے ذرات وغیرہ رہ جاتے ہیں انہیں مسواک وغیرہ سے صاف رکھیں، اور جو چیزیں انسان کے جسم پر لگ جاتی ہیں جیسے میل کچیل اسے دور کریں، اسی طرح سے غیر ضروری بالوں کی صفائی، ناخن تراشنا اور بڑی عمر والوں کے لیے خضاب لگانا اور انگوٹھی پہننا وغیرہ جیسی باتیں جو اس کے حقوق کی ادائیگی کرتی ہوں، تاکہ وہ اپنی بیوی کے پاس ایسی زیب و زینت میں رہے جو اسے بھائے اور اسے دوسرے مردوں میں دلچسپی لینے سے محفوظ رکھے"[4]۔

---

[2] «تفسير القرطبي» (٥/ ٩٧)، بتصرُّف.

[3] أخرجه البيهقي في «السنن الكبرى» (١٤٧٢٨)، وابن أبي شيبة في «مصنَّفه» (١٩٢٦٣).

[4] انظر: «تفسير القرطبي» (٣/ ١٢٤).

https://followingthesunnah.wordpress.com/